مولانا حبیب اللہ شاہ بنوری

حضرۃ العلامۃ البنوری رحمہ اللہ تعالیٰ

سمجھ سکو تو ضرورت نہیں سنانے کی
کہ دل کا خون ہے سرخی مرے فسانے کی

حضرت مرحوم کی داستانِ مفارقت... نہ تو سننے کی برداشت، نہ پڑھنے کی تاب و طاقت، نہ ہی لکھنے کی قدرت، بلغت القلوب الحناجر ،بعض المناک حوادث کا تذکرہ بجائے خود ایک المیہ ہوتا ہے، اربابِ محفل کو...... معلوم تو سب ہی کو سب کچھ ہے، مرحوم کے محاسن و کمالات بیان کرنے کی مزید ضرورت بھی کیا ہے۔

میری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنا بندی

البتہ یادِ رفتگاں و تذکرۂ بزرگاں کسی قدر سکونِ قلب کا باعث اور ایک فرض شناسی بھی ہے۔

حکایت از قدآں یارِ دل نواز کنیم
بایں فسانہ مگر عمرِ خود دراز کنیم

اس لئے اس کم مائیگی اور بے بضاعتی کے ساتھ چند معروضات پیشِ خدمت ہیں:

ان هذه تذكرة فمن شآء ذكره

دنیا میں کچھ اسلاف اور ان کے واقعات کچھ ایسے بھی ہیں جو انسانی تاریخ پر گہرے نقوش و عمیق اثرات چھوڑ گئے ہیں، اس نوع کے واقعات میں سے قدوۃ المفسرین، امام المحدثین، زبدۃ العارفین، سید السند، حضرت العلامہ سید محمد یوسف البنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرتِ آیات کا عظیم واقعہ بھی ہے، جس کا سانحہ اس قدر شاق و سنگین ہے کہ اپنی نوعیت میں صرف ایک نہیں بلکہ اس کے ضمن میں صدہا سانحات مضمر ہیں۔

مصائب شتّٰی جمعت فی مصیبة، ایام زندگی کو تلخ و تاریک کرنے والے مصائب:

نظافت ونفاست اور سلیقہ

نظافت ونفاست پسندی میں اللہ تعالیٰ نے خاص ذوق وملکہ عطاء کیا تھا' آپ کا ماحول، تہذیب وکردار اور سلیقہ مندی کی سبق آموزی میں ایک مستقل درسگاہ کی حیثیت رکھتا تھا' آپ کی خدمت میں رہ کر غیر مہذب انسان' مہذب اور غیر دانشمند' دانشمند بن جاتا تھا۔

گفتار

حضرت مرحوم کی گفتار میں ساحرانہ حلاوت وفصاحت، حق گوئی وحق جوئی تھی' کسی مجلس میں بھی آپ کی لب کشائی، عقدہ کشائی اور حق نما، نتیجہ خیز وسبق آموز وعبرت آمیز ہوتی تھی۔

رفتار: جوانمردانہ ومتہورانہ۔

تقریر: پرمغز، مثمر ومعنی خیز۔

تحریر: نظافت ونفاست وعمدگی میں خطاطی کا نمونہ۔

مضمون: مضمون میں سلاست وجامعیت، ربط، ضبط، استحصاء وتسلسل کے اوصاف تھے۔

تنقید: شاہین کی طرح جرأت مندانہ ومحققانہ:

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی

حلم وحیاء، جود وسخا

حضرت بنوری مرحوم اپنی ان خصوصیات میں اس شعر کے مضمون کے مصداق تھے:

فتی غیر محجوب الغنی عن صدیقہ
ولا مظہر الشکوی اذا النعل زلت

آپ دولت مند وسرمایہ دار نہ تھے، لیکن ممسک بھی نہ تھے' جود وسخا آپ کی خاندانی عادت تھی۔ ناداروں کی دستگیری وعنایت آپ کی خصلت تھی:

ولم یک اکثر الفتیان مالاً
ولکن کان ارحبھم زراعاً

نجابت وسعات، شرافت ووجاہت

کانت النجابة والسعادة منیرة فی حبینہ کالصبح المبنئی والضوء

الدامع، "سیماهم فی وجوههم"

اس پیکرِ حسن و جمالِ ظاہری اور مجسمۂ کمال ومحاسنِ باطنیہ کی یاد میں، جس کے آگے اربابِ کمال و اصحابِ شرافت و وجاہت کی آنکھیں ذوقِ حیاء سے جھک جاتی تھیں' کیا عرض کیا جائے' گویا کہ ابن الفزاری نے اپنے اس شعر کے اندر ہمارا ہاتھ بٹایا ہے:

کان الثریا علقت فی جبینہ
وفی خدہ الشعریٰ وفی وجھہ القمر

فطری خواص کا اجمالی جائزہ

حضرت بنوری مرحوم جود وسخا میں حاتم وقت، ایفائے عہد اور امانت میں سموئل کے مانند غیور، حلم وحیاء میں سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وارث، مہمان نوازی میں شان ابراہیمیؑ، صبر واستقامت میں اخوایوبؑ، سیرت باطنی میں حضرت یحییٰؑ کے مثیل، حسن وجمال اور وجاہت میں یوسف ثانی تھے۔

آپ گوناگوں تکالیف اٹھا کر آئندہ نسلوں کے لئے قابلِ اقتداء راہ ورسم چھوڑ گئے:

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بلاشبہ جادۂ حق پر ثابت قدم علماء اور راسخین فی العلم کی موت عالم کی روحانی موت ہوتی ہے۔ موت العالم موت العالم۔ اس کے بعد شاید ہی ایسی جامع شخصیت اور مایہ ناز فرزند ملک وقوم میں متولد ہو' جو نہ صرف خاندانِ سادات نبویہ کا نہ ہی پاکستان وافغانستان کا نہ خاص ہند وافریقہ کا نہ محض عرب یا عجم کا' بلکہ عالمِ اسلام کا چشم وچراغ اور نور بصیرت ہو:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت بنوری مرحوم کی وفات حسرت آیات سے باغ وبہار علم اجڑ گیا، لالہ زار و چمنستان ذوق ادب مرجھا گیا، مجلس بے رونق اور محفل پر گہری سکوت و پژمردگی طاری ہوگئی' ہماری روشنی تاریکی سے بدل گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون. اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، اللھم، اغفرہ وارحمہ، آمین. کان رحمہ اللہ فاقدالمثل والنظیر مارأیت فی الناس مثلہ شابا ولاشیخنا جامعا للفضائل الحمیدة وحافلا للمحامد العدیدة. کان رجلا کریما، بارًا، وجیھًا، حلیمًا،

خاشعًا، متضرعًا، متواضعًا متقيًا، متقنًا، عالمًا، عاملاً، كان ذا خلق حسن و سيرة طيبة وبصيرة تامة كاملةٍ رحمة اللّٰه عليه رحمة واسعة.

مضت الدهور وما اتين بمثله

ولقد اتى فعجزن عن نظرائه

علاوہ ازیں حضرت مرحوم کے بہتیرے خصائل وشمائل اور کئی مناقب قابلِ تفصیل وتشنہ بیان ہیں، وقت کا شدید تقاضا ہے کہ ہر مکتبِ فکر کے علماء وزعماء یک جان و یک زبان ہوکر ایک اجماعی واجتماعی قوت سے، حضرت بنوری مرحوم ومغفور کے عزائم کی تکمیل کے لئے اسلامی سفارشات اور اسلامی قوانین کی ترتیب وتدوین اور تنفیذ میں اسلامی نظریاتی کونسل کا مخلصانہ وعارفانہ تعاون کریں کہ جلد از جلد ''نظام مصطفیٰ'' علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسودہ کی مکمل منظوری عمل میں آئے، اور مسلمانوں کو غیر شرعی قانون سے نجات حاصل ہوکر صلاح وفلاح کی زندگی نصیب ہو، اور صحیح جمہوریت قائم ہو، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الماویٰ۔ متوسلین کو اتباع، اعزاء کو صبر جمیل واجر جزیل نصیب فرمائے۔ آمین۔

مخدوم گرامی! (مرحوم ومغفور)

نذر اشک بے قرار از من پذیر

گریۂ بے اختیار از من پذیر

بردالله مضجعک ونورالله ضريحک. آمين.

''ملاحدہ نے آج میدان کو خالی دیکھ کر فضاء کو سازگار سمجھ کر وہ شگوفے کھلانے شروع کردیئے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ''تحریف دین کا نام'' ''تحقیق اسلام'' ہے۔ اور ''الحاد فی الدین'' کا نام ''اظہار حقیقت ہے'' حقائق دین کو اس طرح پامال ہوتا دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے۔ کیا، کیا جائے۔ ''ازماست کہ برماست'' اسلام کی غربت و بے چارگی کا یہ دور انتہائی حسرتناک بھی ہے اور عبرتناک بھی۔''

(بصائر وعبر، رجب المرجب ۱۳۸۸ھ)